سونا قرض لیا ہو تو واپس سونا ہی کرنا ہے یا رقم دینی ہوگی؟

مجیب: ابو الحسن رضا محمد عطاری مدنی
مصدق: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی
فتوی نمبر: Nor-13633
تاریخ اجراء: 06 جمادی الثانی 1446ھ / 09 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے کسی کو خالص سونا قرض دیا ہو تو قرض ادا کرنے میں مقروض پر کیا لازم ہو گا؟ جتنا سونا لیا تھا، اتنی مقدار کا سونا دے گا یا اس کی قیمت دے گا؟ اگر مقروض یہ کہے کہ "جس وقت آپ نے سونا دیا تھا، اس وقت سونے کی جو قیمت تھی اس کے حساب سے رقم واپس کروں گا" تو اس کی اس بات کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مقروض نے جس مقدار اور جس کوالٹی کا سونا قرض لیا تھا، اتنی مقدار میں اور اسی کوالٹی کا سونا واپس کرنا اس کے ذمہ لازم ہو گا کیونکہ خالص سونا مثلی شے (اس کی مثل بازار میں پائی جاتی) ہے اور جب مثلی شے قرض میں دی جائے تو لوٹاتے وقت اس کی مثل ہی دینا لازم ہوتا ہے، اس میں قیمت یعنی سونے کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ لہذا مقروض کی یہ بات کہ **"جس وقت آپ نے سونا دیا تھا، اس وقت سونے کی جو قیمت تھی اس کے حساب سے رقم واپس کروں گا"** شرعاً درست نہیں اور اس پر سونا دینا ہی لازم ہے خواہ اس کی قیمت کوئی بھی ہو۔

مثلی شے قرض دی تو واپسی میں اسی کی مثل چیز دینی ہو گی، چیز کے سستے یا مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں جیسا کہ محقق و مدقق علامہ علاؤالدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: 1088ھ) فرماتے ہیں:

"انہ مضمون بمثلہ فلا عبرۃ بغلائہ ورخصہ"

یعنی قرض میں جو شے لی گئی اس کی مثل ہی لوٹانی ہوگی لہذا اس کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا۔

خاتم المحققین علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"(قوله فلا عبرة بغلائه ورخصه)۔۔۔**لو قال: اقرضنی عشرة دراھم غلة بدينار فاعطاه عشرة دراھم فعليه مثلها ولا ينظر الى غلاء الدراھم ولا الى رخصها وكذلك كل مايكال ويوزن فالقرض فيه جائز** وكذلك مايعد من البيض والجوز وفی الفتاوى الهندية: استقرض حنطة فاعطى مثلها بعدما تغير سعرها يجبر المقرض على القبول"

یعنی قرض میں چیز کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں لہذا اگر کسی نے دوسرے سے کہا: تم مجھے دس درہم کا غلہ ایک دینار کے عوض قرض دے دو چنانچہ اس نے مانگنے والے کو دس درہم (چاندی کے سکے) دے دیئے تو مقروض پر ان درہموں کی مثل واپس کرنا واجب ہوں گے (یعنی دس درہم ہی دینے ہوں گے)، درہم کے مہنگے یا سستے ہونے کو نہیں دیکھیں گے یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کا لین دین وزنی یا ناپ کر کیا جاتا ہے لہذا ان چیزوں میں قرض جائز ہے نیز عددی چیزوں مثلاً انڈے، اخروٹ کا بھی یہی حکم ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: کسی نے دوسرے شخص سے گندم قرض لی اور مقروض نے اتنی ہی گندم واپس کر دی لیکن واپسی کے وقت گندم کا بھاؤ تبدیل ہو چکا تھا تو قرض خواہ کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (الدرّالمختار وردّالمحتار، ج 07، ص 408، مطبوعه کوئٹه)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"لو استقرض من آخر حنطة فاعطى مثلها بعدما تغير سعرها فانه يجبر المقرض على القبول كذا في مختار الفتاوى ويجوز استقراض الذهب والفضة وزناً ولا يجوز عدداً كذا فی التتارخانية"

یعنی اگر کسی نے دوسرے شخص سے گندم قرض لی اور مقروض نے ویسی ہی گندم واپس کر دی لیکن واپسی کے وقت گندم کا نرخ تبدیل ہو چکا تھا تو قرض خواہ کو گندم قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا (یعنی وہ قیمت نہیں لے سکتا) "مختار الفتاویٰ" میں اسی طرح ہے۔ سونے اور چاندی کو وزن کے اعتبار سے قرض دینا جائز ہے، گن کر قرض دینا جائز نہیں، "فتاوی تاتارخانیہ" میں اسی طرح ہے۔ (الفتاوى الهندية، ج 3، ص 202، مطبوعه پشاور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اُس کی مثل ادا کی جائے لہذا جس کی مثل نہیں، قرض دینا صحیح نہیں۔۔۔ ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لئے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے، اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا، وہی دس سیر گیہوں دینے ہوں گے۔" (بھار شریعت، ج 02، حصه 11، ص 756، 757، مطبوعه مکتبة المدینه، ملتقطاً)

وَ اللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net